Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

یوم جمعرات

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۷ ہش ۱۸ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن مجید بڑی شان اور حکمتوں والی کتاب ہے

اس کی تلاوت سکینت اور اطمینان کا موجب ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ (الزخرف: ۲ تا ۵)

ترجمہ:۔ حمید و مجید (خدا کی طرف سے یہ نازل ہوئی ہے) ہم اس کتاب کی قسم کھاتے ہیں (یعنی اسے بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں) جو اپنے مضامین کھول کر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے (اور قرآن بھی) ایسا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھو اور وہ (یعنی قرآن) اُمّ الکتاب میں ہے اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا (اور) بڑی حکمتوں والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ، وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ"

ترجمہ:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نوافل میں) سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس اس کا گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا تو اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور گھوڑے سے قریب ہوا اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اچھلنا اور کودنا شروع کیا، جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے یہ چیز بیان کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سکینت تھی جو قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کی کامیابی کیلئے

احبابِ جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ان دنوں فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خصوصیت کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو، روح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کا کھلا کھلا اعجاز یہ ہے کہ اس میں غیر محدود حقائق و معارف پائے جاتے ہیں

یہ حقائق ہر زمانہ کے وساوس کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو... ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا انزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال اُن صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۱۸ر ہجرت ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہستی باری تعالیٰ کی ایک نہایت محکم دلیل

اللہ تعالیٰ نے اس امر کو قرآن مجید میں بار بار بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اُسی سے ڈرتے اور اُسی سے اُمید رکھتے ہیں، وہ ایک سلطان رکھتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ خدا تعالیٰ کے علاوہ اور ہستیوں کو خدا کا درجہ دے کر ان کی پرستش کرتے ہیں اُن کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے۔

سلطان کے ایک معنے دلیل اور حجت کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے اور اُسی کی عبادت کرتے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی تمام امیدوں کو اُسی سے وابستہ رکھتے ہیں اُن کے پاس ایسا کرنے کی ایک بڑی محکم دلیل ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ بُتوں یا دیگر مصنوعی خداؤں کو پوجتے اور ان کے ساتھ اپنی امیدوں کو وابستہ کرتے ہیں وہ بلا دلیل ایسا کرتے ہیں یعنی ان کے پاس اس کی کوئی محکم دلیل نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے عقلی دلائل کے علاوہ بہت سے عملی اور واقعاتی دلائل کا بھی ذکر کیا ہے۔

ان میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مشرک جن مصنوعی خداؤں اور خود ساختہ بُتوں اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں وہ نہ اُن کی دعاؤں کو سُن سکتے ہیں اور نہ انہیں قبول کرنے اور پورا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنتا، انہیں قبول فرماتا اور قبولیت کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ یہ ایک ایسی محکم دلیل ہے جس کو مشرک خدا پرستوں کے ساتھ قبولیتِ دعا کے ضمن میں مقابلہ کرکے بآسانی عملی تجربہ کے رنگ میں پرکھ سکتے ہیں۔

جہاں تک مصنوعی اور خود ساختہ خداؤں اور دیوی دیوتاؤں کے دعائیں نہ سُن سکنے اور انہیں قبول کرنے کی قدرت نہ رکھنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے کرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے اس موضوع پر گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا
يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ (مریم آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:- اور تو قرآن کریم کی رُو سے ابراہیم کا ذکر کر وہ یقیناً بڑا راستباز اور نبی تھا۔ اور تو اُس وقت کو بھی یاد کر اور لوگوں کے سامنے بیان کر جب ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ اے میرے باپ! تو کیوں ان چیزوں کی پرستش کرتا ہے جو نہ سُنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تیری کسی تکلیف کو دُور کرنے پر قادر ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اس محکم دلیل کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۚ
اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا
لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (فاطر آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:- اور (اے مشرکو!) جن کو تم اُس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے درمیان چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں۔ اگر تم ان کو بلاؤ تو وہ کبھی تمہاری دعا نہیں سُنیں گے اور اگر سُن بھی لیں تو تمہارے فائدے کے لئے اسے قبول نہیں کر سکیں گے۔ اور پھر قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دینگے اور تجھ کو واقف کار سے زیادہ اچھی خبر کوئی نہیں دے سکتا۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ہی ہوں جو اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا، انہیں قبول کرتا اور قبولیت کی بشارت سے قبل از وقت نوازتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۚ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝
(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مخاطب کرکے یہ بھی فرماتا ہے کہ:-

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:- (اے میرے بندو!) مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا (یعنی اسے قبول کرکے تمہاری مراد تمہیں عطا کروں گا)

الغرض خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان لانے، اُسی پر بھروسہ کرنے اور اُسی کے ساتھ اپنی تمام امیدیں وابستہ کرنے کی ایک نہایت ہی محکم دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا، انہیں قبول کرتا اور قبولیت کی قبل از وقت بشارت بھی دیتا ہے جبکہ مشرکوں کے بُت، دیوی دیوتا اور دوسرے مصنوعی اور خود تراشیدہ خدا نہ دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ انہیں قبول کرنے اور لوگوں کی تکالیف دُور کرنے پر قادر ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سُنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بائبل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اُس سے دعا کروں تو وہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں! کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے، وہ میری دعا کو سُنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں!۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے، جس نے کہا اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے، کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو، وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اُس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰)

ہمیں معلوم ہے

حاصلِ سُود و زیاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے
یہ جہاں کیا، وہ جہاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

گلشنِ ہستی کے رنگ و بُو سے بھی ہیں آشنا
ہیں بہاریں کیا خزاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

دینِ حق اسلام سے سیکھے ہیں ہم نے سب علوم
رُوح کیا ہے جسم و جاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

جانتے ہیں جھوٹ اور جھوٹوں کے سب اطوار ہم
صدقِ صادق کا نشاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

نامِ حق پر جان دے دینا بھی آتا ہے ہمیں
ابتلا کیا امتحاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

خاکِ پائے سرورِ سرکارِ دو عالم ہیں ہم
آپ کا رتبہ و شاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

ہم بفضلِ اللہ قدم آگے بڑھاتے جائینگے
آبِ فیضِ مصطفےٰ سب کو پلاتے جائینگے

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ زندگی

مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل۔ ربوہ

اسلام سادہ زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضہ کی زندگیاں سادہ ہوتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سادہ زندگی کی تلقین پائی جاتی ہے۔ مگر آج کتنے ہیں کہ جو آپ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرتے ہیں اور اسے ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق "تکسب المعدوم" (بخاری) کے ماتحت نایاب اخلاق کو زندہ کرتے تھے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے نے قریباً ستائیس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں گزارے وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دنیا میں بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں نے دنیاداروں اور دینداروں سب کو دیکھا ہے اور سب کی صحبت میں رہا ہوں مگر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص تکلفات سے کلی طور پر آزاد نہیں دیکھا۔ قرآن کریم میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں الٰہی ارشاد ہے:۔

"قُلْ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" (ص)

کہ اے رسول کہہ دو کہ میں تکلف اور بناوٹ کرنے والا نہیں ہوں اور سادگی پسند ہوں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "میں ایک بہت معمولی سی بات بیان کرتا ہوں دنیاداروں بلکہ دین کے میدان میں پیروں اور سجادہ نشینوں تک میں عام طور پر یہ طریق ہے کہ ان کی مجلسوں میں مختلف لوگوں کے لئے ان کی حیثیت اور حالات کے لحاظ سے الگ الگ جگہ محفوظ رکھی جاتی ہیں مگر اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں قطعاً ایسا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ اس طرح ملے جلے بیٹھے تھے کہ جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ بیسیوں مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ چارپائی کے سرہانے کی طرف کوئی اور شخص بیٹھا ہوتا تھا اور پائینتی کی طرف حضرت مسیح موعود ہوتے تھے۔ یا تنگی چارپائی پر آپ ہوتے تھے اور چادر وغیرہ والی چارپائی پر آپ کا کوئی مرید بیٹھا ہوتا تھا یا اونچی جگہ پر کوئی مرید ہوتا تھا۔ اور نیچی جگہ میں آپ ہوتے تھے اور باوجود اس کے کسی قسم کی بے ادبی کا رنگ پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ ہر شخص کا دل آپ کی محبت اور ادب اور احترام کے انتہائی جذبات سے معمور رہتا تھا۔

(سیرت المہدی و شمائل۔ مصنفہ عرفانی صاحب)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مطالبات میں ایک مطالبہ "سادہ زندگی" کا بھی جماعت کے لئے پیش فرمایا تھا تاکہ احباب سادہ زندگی اختیار کریں اس طرح ایسے احباب دین کی اشاعت کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کی صورت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء بھی سادی زندگی اختیار کر کے احباب کے لئے نیک نمونہ چھوڑتے تھے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے چند واقعات پیش ہیں:۔

(۱) اکثر دوست جانتے ہیں دنیا کے لوگوں میں کسی عوامی لیڈر کے ساتھ اپنی دلچسپی اور عقیدت کے اظہار کا ایک معروف طریق یہ بھی ہے کہ بعض اوقات جب کوئی ہر دلعزیز لیڈر کسی شہر میں جاتا ہے تو اس شہر کے لوگ اس کی گاڑی میں گھوڑے جوتنے کی بجائے اس کے اکرام و احترام کی غرض سے اس کی گاڑی میں خود لگ جاتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے اس کی گاڑی کو کھینچتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے تو چند جوشیلے احمدی نوجوانوں کو دنیا کی نقل میں خیال آیا کہ ہم بھی اپنے پیارے امام کو گاڑی میں بٹھا کر ان کی گاڑی کو خود اپنے ہاتھوں سے کھینچیں اور اس طرح اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آج ہم حضور کی گاڑی کو کھینچنے کا شرف حاصل کریں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تجویز کو ناپسندیدگی کے ساتھ رد فرما دیا اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے فرمایا:۔

"ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

(حیات طیبہ ص ۴۵۶ ۴۵۷)

یہ ایک سادہ سا بے ساختہ مگر کھرا کلام ہے۔ مگر ان الفاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب صافی کے اندر سے جذبات پر کتنی لطیف روشنی پڑتی ہے اگر کوئی دنیادار انسان ہوتا تو نوجوانوں کی اس پیشکش پر خوش ہوتا اور اسے اپنی عزت افزائی سمجھتا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نفس کی عزت کا کوئی سوال نہ تھا بلکہ صرف اور صرف اس پیغام کی عزت کا سوال تھا جو وہ خدا کی طرف سے لیکر آئے تھے۔ خدا نے آپ کو الہام کیا تھا:۔

"يُحْيِي الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ"

(تذکرہ ص ۵۹)

یعنی خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والا مسیح دین کو اس کے کمزور ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرے گا اور اسلامی شریعت کو دنیا میں پھر دوبارہ قائم کر دے گا۔

(۲) محترم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے کی روایت ہے کہ جب مسیح موعود علیہ السلام اپنے آخری سفر میں لاہور تشریف لے گئے اور اس وقت آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ قرب وفات کے الہام ہو رہے تھے۔ ان ایام میں حضور معمولاً شام کے وقت ایک قسم کی بند گاڑی میں جو فٹن کہلاتی تھی ہوا خوری کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضور کے حرم اور بعض بچے بھی ساتھ ہوتے تھے۔ جس دن صبح کے وقت حضور نے فوت ہونا تھا اس سے پہلی شام کو جب حضور فٹن میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے جانے لگے۔ اس وقت حضور نے مجھے خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"میاں عبد الرحمٰن اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک روپیہ ہے وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اس روپیہ کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔"

(روایات بھائی عبد الرحمٰن۔ چار تقریریں ص ۲۱۶)

سبحان اللہ! کیسی سادہ اور پاکیزہ زندگی تھی۔

(۳) ایک اور موقعہ پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرہ میں تشریف رکھتے تھے اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازے پر دستک دی اس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس صاحب کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا:۔

"ٹھہریں ٹھہریں! میں خود دروازہ کھولوں گا۔ آپ مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے"

(سیرۃ المہدی حصہ اول)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح سادہ اور پاکیزہ بنائیں اور اپنے پیچھے عمدہ نمونہ چھوڑیں۔

ہرسلی:

(وکالت مال تحریک جدید ربوہ)

○

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹھی پر کا حوالہ ضرور دیں۔ جواب طلب امور کے لئے ۲۰ پیسے کا ڈاک ٹکٹ یا پتہ لکھا ہوا لفافہ آنا ضروری ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی آزادی کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مشن۔ سپین

جماعت احمدیہ کا پختہ عقیدہ ہے۔ کہ اسلامی شریعت مکمل، عالمگیر اور دائمی شریعت ہے۔ انسانی ضابطہ حیات کے متعلق اسلام مکمل اصول پیش کرتا ہے۔ مذہبی آزادی کے بارے میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے:۔

(۱) "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝"

(البقرہ: ۲۵۷-۲۵۸)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب واضح ہو چکا ہے پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابل اعتماد چیز کو جو (کبھی) ٹوٹنے کی نہیں، مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے (لوگ) ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ آگ (میں پڑنے) والے ہیں وہ اس میں رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ"

(کہف: ۳۰)

اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے

ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی کسی کو خاص عقیدہ پر ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی اور اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق جس مذہب کو چاہے اختیار کرے پس جب خالق کائنات ہی انسانوں کو کسی خاص مذہب پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا بلکہ صرف اچھے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اس کو قبول کرنے کی ترغیب دیتا اور تلقین کرتا ہے تو کسی انسان کو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں کو کسی مذہب کی پیروی کرنے کے لئے مجبور کرے یا طاقت استعمال کر کے جبراً اپنا پسندیدہ مذہب منوائے۔

پھر سورہ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝"

(یونس: ۱۰۰)

اگر اللہ تعالیٰ ہدایت کے معاملہ میں اپنی مشیت نافذ کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں وہ سب ایمان لے آتے۔ پس جب خدا بھی مجبور نہیں کرتا تو کسی کو اتنا مجبور کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝"

(سورۃ زمر: ۴۲)

ہم نے تجھ پر یہ کتاب یقیناً لوگوں کے فائدے کے لئے اور حکمت کے ساتھ اتاری ہے سو جس نے ہدایت پالی، اس کا نفع اسی کی جان کو حاصل ہوگا اور جو گمراہ ہوگا اس کی گمراہی اسی پر پڑے گی تو ان پر کارساز کے طور پر مقرر نہیں کی گئی۔

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے ظاہر ہے کہ اسلام مکمل مذہبی آزادی کے بارے میں جامع اور مدلل اصول پیش کرتا ہے۔ اور ہر شخص کو آزادی ضمیر، آزادی مذہب تبدیلی مذہب۔ آزادی رائے (تحریر و تقریر) آزادی تبلیغ اور اپنے خیالات کے اظہار کا پورا حق دیتا ہے اور مذہبی رسوم بجا لانے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے اور اپنے پسندیدہ مذہب کو اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ہر فرقہ کو اپنے مذہب کے حق میں پروپیگنڈا اور اشاعت کرنے کا حق دیتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے مذہبی عقائد و نظریات کے بارے میں بلا روک ٹوک معلومات حاصل کرے اور پھر موازنہ کر کے جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔

اس حقیقت کو اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مذہبی تبلیغ و اشاعت کی آزادی ہونی چاہیئے۔

مذہب کی بنیاد ہمیشہ ایک فرد (رسول) سے شروع ہوتی ہے جو اس بات کی پوری جدوجہد کرتا ہے کہ لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے۔ دوسروں کو سچائی کی طرف کھینچے۔ لوگوں کی اخلاقی و روحانی صلاحیتوں کو جلا دے۔

مذہب کے معنے ہی یہ ہیں کہ خدا تک پہنچنے کا راستہ۔ اس لئے ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے جس راستہ کے متعلق اسے اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس پر چل کر وہ خدا تک پہنچ جائے گا۔ اسے وہ اختیار کرے اور دوسرا کوئی فرد یا طاقت اسے مجبور نہ کرے کہ وہ شخص اپنے پسندیدہ راستہ کو ترک کر کے کسی دوسرے راستہ کو اختیار کرے اس لئے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم آزادی ضمیر، آزادی اظہار خیال، آزادی تحریر و تقریر۔ آزادی مذہب اور تبدیلی مذہب جو انسان کا بنیادی حق ہے کی بھرپور حمایت اور تائید کریں۔ ورنہ دوسری صورت میں ہر مذہب کو اپنی تبلیغ و اشاعت کے بارے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔

مذہب اسلام، مذہبی آزادی کی راہ میں ہر قسم کی نسلی۔ ملکی یا قومی حد بندیوں کے خلاف ہے۔ اسلام ہر شخص کو اس کی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے کا حق دیتا ہے کہ وہ جس مذہب کو اپنی عقل اور پوری دیانتداری سے صداقت پر مشتمل سمجھتا ہے اسے اختیار کرے۔

قرآن کریم مسلمانوں کو اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ جس حکومت کے ماتحت رہے۔ وہاں کے قانون کا احترام کرے اور پابندی کرے۔ اسلام ہرگز آزادی کے غلط استعمال کی کسی رنگ میں بھی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی رائے یہ ہے کہ سپین میں نئی کانسٹی ٹیوشن کے تحت آزادی مذہب کا طبعی اور فطرتی حق دیا جائے۔ اگر مختلف فرقے ایک دوسرے کا احترام مدنظر رکھیں تو اس صورت میں مذہبی آزادی کے الگ کسی محکمے کی بھی ضرورت نہیں۔

○

وفات حسرت آیات

محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل الحق صاحب سیگوی مورخہ ۱۶ اپریل کو بعمر ۷۰ سال جھنگ صدر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ ایک عرصہ سے بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور یہی بیماری بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحومہ نہایت مخلص اور فرمانبردار خاتون تھیں۔ آپ مکرم چوہدری مولا بخش صاحب آف بنگہ کی دختر اور مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی چچازاد بہن تھیں۔

مرحومہ کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جن میں سے صرف بڑے لڑکے ڈاکٹر انعام الحق صاحب پی آئی اے کراچی شادی شدہ ہیں۔ ان کے لئے جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ جہاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ ستمبر ۷۷ء

(۴)

۱۲۹-	مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب	کراچی	۲۵—۰۰
۱۳۰-	" چوہدری نعمت اللہ صاحب	"	۵۱—۰۰
۱۳۱-	" کیپٹن حمید مرزا صاحب مرحوم	"	۲۰—۰۰
۱۳۲-	محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۳۳-	" امۃ الرشید صاحبہ آف دوبئی	"	۳۰۰—۰۰
۱۳۴-	" عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب کانپوری	"	۱۰—۰۰
۱۳۵-	مکرم مرزا خلیل احمد صاحب آف دوبئی	"	۵۲—۵۰
۱۳۶-	" محمد داؤد احمد صاحب سانگلہ ہل	"	۵۰—۰۰
۱۳۷-	" چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار	کوئٹہ	۵۰—۰۰
۱۳۸-	" ظفر اللہ صاحب ڈار ابن محمد عبداللہ صاحب ڈار	"	۵۰—۰۰
۱۳۹-	" ملک عبدالرحیم صاحب سلیم	"	۸۰—۰۰
۱۴۰-	محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ " "	"	۱۰—۰۰
۱۴۱-	مکرم مرزا الطاف احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۴۲-	" عبدالسلام خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۴۳-	" عبدالحی خان صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۴۴-	" میاں عطاء اللہ صاحب نسیم بھیروی	"	۵۰—۰۰
۱۴۵-	" آفتاب احمد عنایت اللہ خان صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۴۶-	محترمہ عزیزہ فوزیہ حنیف صاحبہ	"	۱۲—۰۰
۱۴۷-	" مسز فراست فاروق چوہدری	"	۷۰—۰۰
۱۴۸-	احباب جماعت احمدیہ	"	۱۵—۰۰
۱۴۹-	محترمہ اہلیہ صاحبہ سید محمد صادق ہاشمی	ڈیرہ غازیخان	۴۰—۰۰
۱۵۰-	" مریم ہاشمی صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۵۱-	" انیسہ بیگم صاحبہ کینیڈا ایڈریسیہ سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ		۵۱—۰۰
۱۵۲-	مکرم مورانی نثار احمد صاحب سیکرٹری مال	نوکوٹ	۵۱—۰۰
۱۵۳-	" محمد شریف احمد صاحب سیکرٹری مال	ٹیکسلا	۱۰—۰۰
۱۵۴-	" شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ	سرگودھا	۷۰—۰۰
۱۵۵-	" ظفر احمد صاحب ابن امیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۶-	" زبیر احمد شاہنواز صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۷-	" عبدالوحید صاحب پراچہ مرحوم	"	۲۰۲—۰۰
۱۵۸-	محترمہ اہلیہ صاحبہ عبدالقدیر صاحب پراچہ	"	۵۰—۰۰
۱۵۹-	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۰-	مکرمہ طاہرہ ظہیرہ صاحبہ	"	۲۰—۰۰
۱۶۱-	" اہلیہ صاحبہ محمد اسلم صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۲-	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ جماعت مظفر گڑھ		۳۰—۰۰
۱۶۳-	" عبدالسمیع صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۶۴-	عزیزہ نصیرہ صاحبہ ۵/۰ کرنل جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور		۱۵—۰۰
۱۶۵-	مکرم شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	اوکاڑہ	۱۰—۰۰
۱۶۶-	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ ظہیر احمد صاحب	"	۸۰—۰۰
۱۶۷-	مکرم شیخ فاضل محمود صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۶۸-	" عبدالغنی صاحب ظفر آباد لاہینی سندھ		۴۳—۰۰
۱۶۹-	" سیکرٹری مال حلقہ شوکر ملز منڈی بہاؤالدین		۳۷—۳۰
۱۷۰-	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۱۷۶—۲۵
۱۷۱-	مکرم سید اقبال محمود صاحب ایم۔اے آف کراچی		۲۰—۰۰
۱۷۲-	محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ زوجہ بشارت احمد صاحب دھرمپورہ لاہور		۱۰۰—۰۰
۱۷۳-	سید ناصر مرتضیٰ علی صاحب الحکم کراچی از طرف بیگم صاحبہ خود (فدیہ رمضان)		۱۵۰—۰۰
۱۷۴-	مکرم ذوالقرنین صاحب	ڈسکہ	۱۰—۰۰
۱۷۵-	محترمہ محمد بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں غلام حسین صاحب ڈسکہ		۱۰—۰۰
۱۷۶-	مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب	واہ کینٹ	۵۰—۰۰
۱۷۷-	" میاں محمد حنیف صاحب	ایبٹ آباد	۴۱—۰۰
۱۷۸-	" چوہدری محمد عبداللہ صاحب	کریم نگر فارم	۱۰—۰۰
۱۷۹-	محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی سلطان محمود صاحب دارالصدر ربوہ		۱۰—۰۰

تعزیتی قراردادیں

۱- جماعت احمدیہ بہاولپور کا یہ غیر معمولی اجلاس محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غلام احمد صاحب ارشد (جو کہ جماعت احمدیہ بہاولپور کے مربی مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر کی والدہ محترمہ اور حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں) کی وفات پر گہرے غم اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے بچوں، آپ کے خاوند اور آپ کے دیگر عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ممبران جماعت احمدیہ بہاولپور)

۲- پرنسپل جامعہ نصرت، سٹاف ممبرز اور طالبات عزیزہ امۃ الجلیل طاہرہ کی افسوسناک وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتی ہیں۔ مرحومہ ہمارے کالج کی ہونہار طالبہ تھیں۔ ہنس مکھ، خوش اخلاق اور منکسر المزاج تھیں۔

بچپن ہی سے اچھی مقررہ تھیں۔ وہ اجتماعات میں بھی انعامات لیتی رہیں۔ دوران تعلیم یونین کی جوائنٹ سیکرٹری اور بزم اردو ادب کی سیکرٹری رہیں۔ ادبی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی رکھتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ضعیف اور غمزدہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو اس صدمہ کو جھیلنے کی ہمت عطا کرے۔" (آمین (شاہینہ خان صدر یونین جامعہ نصرت۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عبدالمنان عرصہ ۱½ ماہ سے گھر سے غائب ہے۔ وہ ذہنی طور پر درست نہیں ہے۔ عمر تقریباً ۴۰ سال ہے۔ پوری داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ سر پر عام طور پر پگڑی رکھتا ہے۔ جن صاحب کو اس کا علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(آمنہ بی بی بیوہ محمد سلطان صاحب درویش کوارٹر ۲۰۹ بلاک B۔ 2 ٹاؤن شپ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱- برادرم شریف احمد صاحب آف ڈہاڑی چند سال سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد کھاریاں)

۲- میرے والد محترم شمس الدین خان صاحب سخت بیمار ہیں تمام احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حمید الدین پورن نگر سیالکوٹ شہر)

۳- میں عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہوں نیز والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد صدیق خان
چاہ میراں۔ لاہور

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے:-
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ - فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ فجر کی نماز کے بعد فرمایا کہ:-

"نماز فجر سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خرید لی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں۔ تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جو اس میں دفن ہوگا بہشتی ہوگا۔"

"عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَةٍ اس سے کوئی قسمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔

اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرلے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۴)

(صدر مجلس کارپرداز)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے اس میں آپ نے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۱۵ ادا کرکے اپنی ادائیگی کو ۵/۱۵ کرنا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ایک ضروری ہدایت

حضرت مجدد الف آخرؒ نے فرمایا:-

"قرآن شریف تدبر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارِئٍ یَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

قرآن شریف پر تدبر اور غور و فکر نہیں ہو سکتا جب تک اس کا ترجمہ نہ سیکھا جائے۔ اسی غرض کے پیش نظر انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان جاری کئے گئے ہیں۔

اس سال کی سہ ماہی دوم کا نصاب یہ ہے:-

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۸ ربع چہارم (۲) کتاب "پیغام صلح"

(۳) دس منتخب احادیث۔

تاریخ امتحان:- ۳۰ احسان/جون

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۱۹۷۴ء کے بعد

ترقی کی طرف ایک اور قدم

دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کیلئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔

دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔ مینیجر انوار احمد جان

۱۹۷۸ء کا بجٹ سو فیصد ادا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

(قسط نمبر ۲)

قسط نمبر ۱ کے بعد مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے اپنے اپنے ۱۹۷۸ء کے بجٹ سو فیصد ادا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اموال و نفوس میں برکت بخشے۔ آمین

ضلع فیصل آباد:- چک ۴۷ ر ب بل، ۲۷۷ ر ب ستیلاں، ۱۴۷ ر ب چوپڑی، سمندری

ضلع سیالکوٹ:- گھٹیالیاں خورد، غوطہ فتح گڑھ، نارووال

ضلع نواب شاہ:- قمر آباد، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر، دریاخان مری، دوڑ

ضلع خیرپور میرس:- گوٹھ غلام محمد شہانی، گوٹھ فتح دین

ضلع لاہور:- دارالذکر لاہور

ضلع تھرپارکر:- ڈگری

ضلع بہاولپور:- اوچ شریف

ضلع گوجرانوالہ:- گکھڑ منڈی

ضلع گجرات:- چک ۹ گ بخش پورہ

ضلع جیکب آباد:- گدو بیراج

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے چھوٹے بھائی عبدالحمید صاحب مالک فاؤنٹن پن ورکشاپ نیلہ گنبد لاہور کی وفات پر بہت سے احمدی احباب کے خطوط تعزیت مجھے موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں پر اپنا بے شمار فضل نازل فرمائے۔

خاکسار محمد نذیر ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف

تحریک دعائے خاص

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

میری رفیقۂ حیات طیبہ بیگم بنت حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے پتہ کا اپریشن انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ مئی بروز پیر ہوگا۔ ان کی طبیعت گذشتہ دو ماہ سے بہت ناساز چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے اور یہ امر ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے۔ میں اپنے عزیزوں، دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعائے خاص کی التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ میری اہلیہ کا اپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خدام کے مرکزی امتحانات

خدام کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ۱۶ اور ۲۳ جون کو ہوں گے۔ خدام تیاری کریں۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴